© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین......

اداریہ

شبِ قدر کی زیارتِ قبور اور رمضان کی افطاریاں

لیلۃ نصفِ شعبان/رمضان (شبِ برأت) میں زیارتِ قبور کو جانے کا رواج اہل سنت کی غالب اکثریت کے ہاں عام ہے۔اس زیارت کا جواز ایک حدیثِ مبارکہ سے پیش کیا جاتا ہے جس کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبِ نصف شعبان کو بقیع غرقد (مدینہ منورہ کے قبرستان) میں تشریف لے گئے اور آپ نے وہاں شہداء اور اہل قبور کے لئے دعاء مغفرت فرمائی۔اس حدیث کی راویہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی عمل سے کسی امر کا سنت یا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن اس حدیث میں یا اس کے علاوہ کسی اور حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شب برأت کو قبرستان تشریف لے جاتے تھے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا حکم دیا تھا۔چنانچہ شب برأت میں زیارت قبور کا یہ عمل مستحب ہے نہ کہ سنت مؤکدہ۔

تاہم شب برأت کو قبرستان جانے والوں کو یہ بات بتائی جانی چاہئے کہ اس رات زیارت قبور کا اصل مقصد کیا ہے۔یعنی دعائے مغفرت برائے اہل قبور۔یہ کام علماء کرام کا ہے کہ وہ عوام کی دینی معاملات میں صحیح رہنمائی فرمائیں۔عوام شبِ قدر میں جس انداز سے قبرستان جاتے اور جس طرح سے قبروں کی حرمت پامال کرتے ہیں اس پر ان کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔انہیں بتایا جانا چاہئے کہ قبرستان میں جائیں تو قبروں پر نہ بیٹھیں، قبریں پھلانگتے ہوئے نہ گزریں۔قبروں پر آگ (موم بتی/اگر بتی) نہ جلائیں۔قبرستان میں شور وغل نہ کریں۔قبروں کے آس پاس ڈھول تاشے اور ساز نہ بجائیں۔بعض قبرستانوں میں شب برأت کے موقع پر لاؤڈ اسپیکر لگا کر محافل سماع کا انعقاد کیا جاتا ہے۔جبکہ وہاں تو گریہ وزاری کے ساتھ دعائے مغفرت مطلوب ہے۔اور بلند آواز سے جب قوالیاں ہو رہی ہوں گی تو دعائے مغفرت کے لئے آئے ہوئے لوگ سکون سے دعاء وعبادت کیسے کر سکیں گے۔

☆ بیع مرابحہ: خرید کردہ شے کی قیمت بتا کر اس کو نفع پر فروخت کرنا ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ رمضان المبارک برکتوں والا مہینہ ہے اس ماہ مبارک میں روزہ دار کو افطار کرانا بڑے اجر وثواب کی بات ہے مگر وہ افطاریاں جو صرف امیروں کے لئے اور اپنے خاندان والوں کے لئے مخصوص ہوتی ہیں اور جن میں سے بعض بسا اوقات سیاسی افطاریاں بھی ہوجاتی ہیں ان کا جواز شریعت مطہرہ سے پیش کرنا مشکل ہے۔ یہ ہماری ایجاد ہیں نہ کہ حکم شرع متین۔ افطار کرانا باعث ثواب ہے اور ثواب عبادت پر ملتا ہے اب عبادت ریا کے ذریعہ کوئی اور شکل اختیار کرلے اور اس میں اس کی اصل روح نہ رہے تو اسے عبادت نہ کہیں گے اور اس پر اجر کا پھر کیا سوال؟ ضرورت اس امر کی ہے لوگوں کو ان نئی بدعات سے روکا جائے جن سے خالص دنیاوی امور کو دین داری کا ٹائٹل مل رہا ہے۔ راقم کو گزشتہ رمضان المبارک میں قرآن خوانی اور ذکر کی ایک ایسی محفل میں شرکت کرنا پڑی جو اونچی سوسائٹی کے لوگوں نے منعقد کی تھی اور اس میں مردوزن مخلوط بیٹھے قرآن پڑھ رہے تھے' ذکر اس سے قبل ہو چکا تھا' پھر سب نے دورویہ صفیں بنالیں ایک طرف مرد اور ان کے مقابل دوسری طرف عورتیں۔ اور پھر افطاری کا دسترخوان بچھنے لگا تو میں نے صاحب خانہ سے درخواست کی کہ اگر مردوخواتین کا الگ الگ دسترخوان لگ جائے تو کیا حرج ہے؟ فرمانے لگے ہر جگہ ہمارے خاندان میں اسی طرح ہوتا ہے۔ پورا رمضان اس طرح کی محافل ہمارے ہاں ہوتی ہیں۔ کئی مفتی و عالم تشریف لاتے ہیں کبھی کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ وہ سامنے حضرت صاحب (پیر صاحب) بیٹھے ہیں وہ ہر سال اس کا اسی طرح اہتمام کراتے ہیں' آپ ان سے بات کرلیجئے۔ چنانچہ ہم نے حضرت صاحب سے عرض کی تو انہوں نے فرمایا قیامت کو مردوزن مخلوط ہوں گے اور ننگے بھی۔ تو میاں وہاں کیا کروگے؟ کیا وہاں بھی اللہ میاں سے کہوگے کہ انہیں الگ الگ کرو؟ ہم تو وہی قیامت کا منظر پیش کررہے ہیں کہ اختلاط ہو مگر کسی کو کسی کی طرف نظر بد سے دیکھنے کی جرأت نہ ہو۔ یہ تو ہماری تربیت کا ایک حصہ ہے۔

اب فرمائیں علمائے دین اس محفل ذکر وتلاوت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ایک محفل ہم نے ایسی بھی دیکھی جس میں جوان مردوخواتین نے بند ہال میں لائٹیں آف کرکے طویل مراقبہ کیا۔ اس کی سند جواز کہاں سے لائیے گا۔ اللہ ایسے پیروں اور ان کے مریدوں کو ہدایت عطا فرمائے جو ہدایت کی بجائے گمرہی کو فروغ دے رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کبھی ایسا نہ کیا کہ مردوزن کو اکٹھے بٹھا کر ذکر کرایا ہو یا ان سے قرآن پڑھوایا ہو یا انہیں افطار کرایا ہو'

☆ بیع سلم: قیمت پہلے ادا کرنا اور بیع بعد میں مقررہ مدت پر وصول کرنا ☆

© rasailojaraid.com